لالہ ظفر

چیدہ پیچیدہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ’’میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی‘ شیطان مردود سے‘ انگریزی میں ’’رجیم‘‘ Regime کا مطلب حکومت ہے، ہم امریکی حکومت سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

’’آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے‘‘ امداد و غذا اوّل، میزائل و بم آخر

واول (Vowel) کے بغیر انگریزی زبان مکمل نہیں ہوتی۔ موجودہ دور میں یہ حروف بہت عروج پر ہیں۔ اتفاق کی بات ہے‘ آج کے سماج کے ٹھیکیدار ممالک کے نام بھی‘ انہیں ’’واویلوں‘‘ سے شروع ہوتے ہیں۔ (AEIOU)۔ اے سے امریکہ، ای سے انگلینڈ، آئی سے اسرائیل اور انڈیا، او سے آرگنائزیشن اور یو سے یو این او۔

مزید براں چیدہ چیدہ ممالک‘ جو آج کل پیچیدہ کشمکش میں مبتلا ہیں اور عام طور پر جن کی وجہ سے دنیا پریشان ہے اور جہاں امن کی، عالم وجود میں آمد، عدم موجود ہے اور پتہ نہیں کب تک موعود ہوگی......؟ یہ بھی اتفاق کی بات ہے کہ یہ ممالک اور شہر، اردو زبان کے حرف ’’ک‘‘ سے شروع ہوتے ہیں۔ مثلاً کشمیر، کوفہ، کربلا، کویت، کسووو، کابل، کوریا......شمالی کوریا کے پہلے دو حروف کو اگر ملایا جائے تو لفظ ’’شک‘‘ بنتا ہے۔ دنیا کے سماج کا اجارہ دار امریکہ‘ ہر ایک پر شک کرتا ہے اور اپنے شک کو بے شک کرنے کے لیے اتحادیوں کا سہارا لے کر دوسرے ممالک کو کہتا ہے ’’یورپین‘‘......اس کا مطلب ہے ’’یو آر پیئن‘‘ کہ آپ چپراسی ہیں......اور یہ بھی اتفاق ہے کہ اس کے مرکزی کردار یو این او کے جنرل سیکرٹری کا نام بھی ’’ک‘‘ سے شروع ہوتا ہے‘ یعنی کوفی عنان۔ وہ غلامی میں کیوں نہ پیش پیش رہے کہ یو این او بھی امریکہ میں ہے......’’کوفی لا یوفی‘‘ جس کی رہائش، آسائش، زیبائش ،نمائش اور آزمائش امریکی ہے۔ پانی بھی امریکہ کا پیتا ہے، خوراک بھی وہیں کی کھاتا ہے اور لباس بھی امریکی ہے یو این او کا مطلب ہے یونو (YouNo) تم کچھ نہیں۔ اور اگر اب یو این او کو الٹ کریں تو کمزور ممالک پر وہ آن یو (Onyou) (تم پر ہے) ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ‘ یہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔‘‘ لیکن ہماری مداہنت ، بزدلی اور مذہبی بے راہ روی کا یہ حال ہے کہ ہم کھلے بندوں یہ اعلان کر کے‘ اپنی ذہنی شکست کا اعتراف کرتے پھرتے ہیں کہ ’’لائن فرنٹ سٹیٹ‘‘ (ایل ایف) ہونے کے باوجود ہمیں کوئی ریلیف نہیں دیا گیا......‘‘ امریکہ کوئی ریلیف دے یا نہ دے مگر قومی اسمبلی میں اپوزیشن نے ’’ایل ایف او‘‘ پر پوزیشن لے لی ہے ...... پہلے وہ ہمیں ’’مالی ایڈ‘‘ دیتے تھے‘ اور اب ہمیں ’’جسمانی ایڈز‘‘ دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود ہمارا مغرب زدہ طبقہ‘ جو کھڑے ہو کر کھانے ، کھڑے ہو کر پیشاب کرنے اور کھڑے کھڑے کھڑاک کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے‘ مغرب کے گُن گانے میں محو ہے‘ جیسے وہ امریکہ کا وی سی آر (ویری کلوز ریلیٹو) انتہائی قریبی رشتہ دار ہو۔

اور امریکہ اپنے حواریوں سے کہہ رہا ہے:

"Do'nt beat about the Bush"